وَاعِظُ الْجُمُعَہ

تعلیم، تربیت اور ہنر مندی

پیشکش

ادارۂ اہل سنّت کراچی

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

واعظ الجمعہ

تعلیم، تربیت اور ہنر مندی

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

تعلیم، تربیت اور ہنر مندی

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُر نور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں، ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

دینِ اسلام میں حصولِ علم کی اَہمیت

برادرانِ اسلام! دینِ اسلام میں علم اور حصولِ علم کی بڑی اَہمیت ہے، علم ہی کی بدَولت انسان اشرف المخلوقات ٹھہرا، جبکہ رسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والی پہلی وحی سے بھی ہمیں یہی درس ملتا ہے کہ پڑھنا، لکھنا اور علم حاصل کرنا، انسان کا ایک بنیادی فریضہ ہے۔ علم ایک ایسا نُور ہے جس کی رَوشنی میں انسان اپنی منزلِ مقصود تلاش کرتا ہے، دینِ اسلام میں اس کی اَہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے، کہ رسولِ کریم ﷺ پر سب سے پہلی جو وحی نازل ہوئی، وہ حصولِ علم سے متعلّق تھی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ

﴿مِنۡ عَلَقٍ ۚ اِقۡرَاۡ وَ رَبُّكَ الۡاَكۡرَمُ ۙ الَّذِىۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ﴾[1] "پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا، پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے، جس نے قلم سے لکھنا سکھایا"۔

علم حاصل کرنے والے لوگ خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ کے نزدیک بلند درَجات کے مستحق ہیں، فرمانِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ ہے: ﴿يَرۡفَعِ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ ۙ وَالَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ دَرَجٰتٍ﴾[2] "اللہ تعالی درجے بلند فرمائے گا، تم میں سے ایمان والوں کے، اور ان کے جن کو علم دیا گیا!"۔

اللہ رب العالمین نے حصولِ علم کی کوشش کے ساتھ ساتھ، اس میں مزید اضافہ کے لیے بھی، اپنی بارگاہ میں دعا کرنے کا حکم دیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلۡ رَّبِّ زِدۡنِىۡ عِلۡمًا﴾[3] "اے حبیب! عرض کیجیے کہ اے میرے رب مجھے علم زیادہ عطا فرما!"۔

---

(١) پ٣٠، العلق: ١-٤.

(٢) پ٢٨، المجادلة: ١١.

(٣) پ١٦، طه: ١١٤.

نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہر مسلمان مرد و عورت پر، علم حاصل کرنا لازمی قرار دیتے ہوئے فرمایا: «طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ»[1] "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"۔ لہذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ زندگی بھر علمِ دین حاصل کرتا چلا جائے؛ کیونکہ یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے لیے عمر کی کوئی حد مقرّر نہیں ہے۔

حصولِ علم کیوں ضروری ہے؟

عزیزانِ محترم! علم حاصل کرنا اَقوامِ عالَم کی تعمیر وترقّی، سربلندی، اور اللہ تعالی کے اِنعام واِکرام کا بہترین ذریعہ ہے، علم کی بدَولت انسان کا دل جگمگا اُٹھتا ہے، ہر شخص کو اپنی زندگی کے ہر موڑ پر علم کی ضرورت ہے، چاہے وہ عبادات ہوں یا مُعاملات، تربیتِ اولاد ہو یا حقوقِ والدَین، حقوقِ مسلم ہوں یا غیر مسلم، رشتہ دار ہوں یا دوست واَحباب، جوانی ہو یا بڑھاپا، نماز ہو یا روزہ، حج ہو یا زکاۃ، وضو ہو یا غُسل، چلنا پھرنا ہو یا سونا جاگنا، خوشی کا موقع ہو یا غمی کا، نکاح ہو یا طلاق، ملازمت ہو یا تجارت، مسجد ہو یا گھر، دُکان ہو یا فیکٹری وغیرہ، ہر ہر جگہ پر انسان کو علم کی ضرورت وحاجت رہتی ہے۔

اگر کوئی شخص تجارت کے پیشے سے منسلک ہے، تو اس پر تجارت کے بارے میں علم حاصل کرنا لازم ہے، کوئی نوکری پیشہ یا ملازِم ہے تو اس پر نوکری اور ملازمت سے متعلق علم حاصل کرنا ضروری ہے، اسی طرح اگر کوئی شخص اُجرت پر مزدور وغیرہ رکھتا ہے، تو اُس پر مزدوروں اور کام کاج کرنے والوں کے حقوق سے متعلّق، علم ومسائل

---

(١) "سنن ابن ماجه" المقدّمة، ر: ٢٢٤، صـ٤٧.

سیکھنا لازم وضروری ہے۔ الغرض انسان جس جس شعبے سے وابستہ ہے، اُس سے متعلّق جائز ناجائز، اور حلال حرام کا علم ہونا لازم ہے؛ تاکہ باہمی حقوق کی ادائیگی، اور اپنے کام کاج میں غلطی کوتاہی کے باعث، کوئی انسان گناہ وحرام کا مرتکِب نہ ہو!۔

علم کا حصول کیسے ممکن ہے؟

میرے بھائیو! علم مؤمن کا ایک گمشدہ خزانہ ہے، جب کسی صحیح العقیدہ جس شخص سے ملے تو لے لینا چاہیے، یہ کوئی ایسی چیز نہیں، جسے مال ودَولت کے ذریعے خریدا جاسکے، اس کا حصول صرف سیکھنے سکھانے سے ہوتا ہے، سرکارِ ابد قرار ﷺ نے فرمایا: «إِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ»[1] "علم سیکھنے سے آتا ہے"۔ شارحینِ حدیث اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "یقیناً علم سوال وجواب کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے، اور اچھے انداز سے سوال کرنا خود آدھا علم ہے"[2]۔

اسی طرح امام اصمعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا گیا، کہ آپ نے علم کس طرح حاصل کیا؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ "کثرتِ سوال اور حکمتِ عملی سے"[3]۔ لہذا حصولِ علم کی سچی لگن رکھنے والے ہر طالبِ علم کو چاہیے، کہ اپنے اَسباق میں غَور وفکر کرتا رہے، انہیں دُہراتا رہے، اور جس چیز کی سمجھ نہ آئے، اُس سے متعلق اپنے اساتذہ

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب العلم، صـ١٦.

(٢) "فتح الباري" لابن حجر، كتاب العلم، ١/ ١٧٣.

(٣) "جامع بيان العلم وفضله" ١/ ٣٨١.

کرام سے بار بار سوال کرے، اور اُن کی باتوں کو توجہ سے سنے؛ تاکہ پیچیدہ اور دقیق اُمور کو بھی اچھی طرح سمجھ سکے۔

بچوں کی تربیت کا مسئلہ

عزیزانِ گرامی قدر! آج کل تعلیم کے نام پر جگہ جگہ اُردو میڈیم (Urdu Medium)، انگلش میڈیم (English Medium)، اور او لیول (O Level) کے بڑے بڑے اسکولز کام کر رہے ہیں، یہ لوگ بہت بھاری بھاری فیسیں وصول کرتے ہیں، جبکہ ان اداروں میں اکثر جگہ تعلیم برائے نام ہے، اور اگر تربیت کے نقطۂ نظر سے دیکھا جائے، تو وہ سرے سے ہی عموماً مفقود ہے، بدقسمتی سے ان اداروں میں پڑھنے والے بچوں کو ویلنٹائن ڈے (Valentine Day) اور ہالووین ڈے (Halloween Day) کے نام پر، یورپی تہذیب وکلچر کا دلدادہ بنا کر، اسلامی تعلیمات واَقدار سے دُور کیا جارہا ہے۔ زندہ دلی کے نام پر منائے جانے والے کلر ڈے (Color Day) سے، ہمارے بچوں کے کورے صاف شفّاف ذہنوں پر، ہندوؤں کے تہوار "ہولی" کا اثر نقش کیا جارہا ہے۔ اسی طرح اسکولز کالجز (Colleges) میں ڈیکوریشن (Decoration) اور آرٹ (Art) کے نام پر، غیر اسلامی تہواروں کی نمائندگی کرنے والے بہت سے کردار، دیواروں پر سجا سجا کر ہمارے بچوں کے دل ودماغ پر، یورپی کلچر کی چھاپ نقش کی جارہی ہے، اور اب تو نَوبت یہاں تک آپہنچی، کہ ان تہواروں کے دن خاص طَور پر رات دیر تک پارٹی

(Party) کی آڑ میں، طلباء وطالبات کو تعلیمی اداروں میں اکٹھا کر کے، انہیں بے حیائی اور گناہ کے مَواقع بھی فراہم کیے جا رہے ہیں!!۔

حضراتِ ذی وقار! تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کی ضرورت وافادیت کو، کسی بھی طَور پر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے، کہ ہمارے تعلیمی اداروں میں کچھ تعلیم تو ہے، مگر تربیت کا بہت بڑا فقدان ہے، آجکل کے اکثر والدین کی بھی اوّلین ترجیح صرف تعلیم ہے، انہیں تربیت سے کوئی لینا دینا نہیں، ان کا بچہ گھر اور اسکول کے ماحول سے کیا سیکھ رہا ہے؟ انہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں رہی!۔

میرے بھائیو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا بچہ ڈاکٹر، انجینئر، یا وکیل وغیرہ بننے کے ساتھ ساتھ، اچھا اور مہذّب انسان اور اچھا مسلمان بھی بنے، تو اس کے لیے بچپن سے ہی ہمیں اس کی اچھی تربیت بھی کرنی ہوگی! لیکن یہ یاد رہے کہ تربیت کے لیے صرف کسی اچھے اسکول میں داخل کروا دینا کافی نہیں، بلکہ ہمیں بذاتِ خود گھر میں اپنے بچے پر خاص توجہ دینا ہوگی! عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ بچے کی جو تربیت گھر پر کی جاتی ہے، عام طور پر وہی زیادہ مؤثِر اور کارآمد ثابت ہوتی ہے، اور بچے کی طبیعت اور عادات ومزاج میں اسی کا رنگ جھلکتا ہے۔

عزیزانِ گرامی قدر! گھر پر بچوں کی تربیت کرنا بہت آسان ہے، یاد رکھیے! بچے عموماً اپنے والدین کو فالو (Follow) کرتے ہیں؛ لہذا ہمیں اپنے لائف اسٹائل (Life Style) پر خاص طَور پر نظر رکھنا ہوگی! اگر ہمارا رہن سہن، اندازِ گفتگو، لین دین اور دوسروں کے ساتھ برتاؤ کا انداز درست ہوا، تو بچہ خود بخود ان چیزوں کو اپناتا چلا جائے گا۔

بچوں کی تربیت کے لیے چند ضروری اُمور

عزیزانِ محترم قدر! اولاد کی اچھی تربیت کے لیے ضروری ہے، کہ ان کے ساتھ پیار محبت کا سُلوک کیا جائے؛ تاکہ وہ ہماری بات آسانی سے مان لیں، لہذا نبئ کریم ﷺ کے بارے میں حدیثِ پاک میں آتا ہے، کہ آپ حسنینِ کریمین رضی اللہ تعالی عنہما کو بوسہ دیا کرتے، نیز ان کے ساتھ کھیلتے، انہیں خوش رکھا کرتے تھے۔ اسی طرح ہم پر ہماری اولاد کا یہ بھی حق ہے کہ ان کی دینی اور دنیاوی اچھی تعلیم وتربیت کا اہتمام کریں؛ تاکہ وہ اس زیور سے آراستہ ہو کر اپنی دنیا وآخرت سنوار سکیں، اور مُعاشرے کے بہترین فرد ثابت ہو کر، پوری قوم کے لیے عزّت، فخر، سربلندی اور فائدے کا سبب بنیں، انہیں لوگوں سے ملنے جُلنے، اور مُعاشرے کا اچھا فرد بن کر جینے کا ڈھنگ سکھایا جائے، لہذا ضروری ہے کہ انہیں اٹھنے بیٹھنے، سونے جاگنے، کھانے پینے اور چلنے پھرنے وغیرہ مُعاملات میں، اسلامی آداب واخلاق سکھائے جائیں، حضرت سیّدُنا علی -کرّم اللہ وجہہ- نے فرمایا: «عَلِّمُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمُ الْخَيْرَ!»[1] "اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو، بھلائی کی تعلیم دو!"۔

حضراتِ گرامی قدر! اپنی اولاد کو اس بات کی بھی تربیت دیں، کہ راز کی بات کو راز میں رکھنا کس قدر ضروری ہے! اور گھر میں ہونے والی کسی بات کو باہر کسی سے ذکر

---

(۱) "شعب الإيمان" باب في حقوق الأولاد والأهلين، ر: ٨٧٠٤، ٦/ ٢٩١١.

کرنا، بہت بری اور اَخلاق سے گری ہوئی بات ہے۔ انہیں دوسروں کے ساتھ رحمدلی، عدل واحسان اور عفو ودرگزر کے ساتھ پیش آنے کی عادت ڈالیں۔ ان کے دل ودماغ میں اس چیز کو راسخ کر دیں، کہ ہمیشہ دوسروں کے کام آؤ، ان کا احساس کرو، زندگی کے کسی موڑ پر اپنے بہن بھائیوں کے لیے، اپنی خواہشات کو قربان کرنا پڑے تو اس سے بھی پیچھے مت ہٹو، مالی حالات کتنے ہی خراب کیوں نہ ہو جائیں، چوری چکاری ہرگز مت کرو، ہمیشہ اللہ تعالی کی رحمت سے امید رکھو، اور اپنے قوّتِ بازو پر یقین واعتماد رکھتے ہوئے، اللہ کی مدد سے محنت مزدوری اور کسبِ حلال پر یقین رکھو!۔

علاوہ ازیں اِن کے طَور طریقوں اور نشست وبرخاست کی محافل کو بھی پَرکھتے رہا کریں، انہیں اچھی صحبت اختیار کرنے کے فوائد بتاکر اس کی ترغیب دیں، اور بُری صحبت کے نقصانات بتاکر اس سے مکمل اجتناب کی تعلیم دیں؛ کہ نبئ کریم رؤف رحیم ﷺ نے فرمایا: «المَرْءُ عَلى دِينِ خَلِيلِه، فَلْيَنظُرْ أَحَدُكُم مَن يُخَالِلُ»[1] "آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، توتم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اچھی طرح دیکھے، کہ کس سے دوستی کر رہا ہے!"۔

حضراتِ محترم! ایک مسلمان کے لیے سب سے اہم بات یہ ہے، کہ وہ اپنی اولاد کے دل ودماغ میں اللہ تعالی، اس کے رسول ﷺ، دینِ اسلام، علمائے اسلام،

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند أبي هريرة، ر: ٨٤٢٥، ٣/ ٢٣٣.

اور بزرگوں کی محبت، تعظیم اور توقیر پیدا کرنے کی کوشش کرے، اور عام مسلمانوں کے ساتھ بھی محبّت، خلوص اور اخلاقِ حسَنہ کے ساتھ پیش آنے کی تربیت دے۔

فنّی تعلیم اور ہنرمندی کی اَہمیت

عزیزانِ مَن! ہمارے طلباء قوم کا مستقبل اور خوشحالی کی ضمانت ہیں ان شاء اللہ! لہذا ان کی خداداد صلاحیتوں سے بھرپور استفادہ کرنے، اور ان کے اندر خود اعتمادی پیدا کرنے کے لیے، انہیں فنّی تعلیم وتربیت اور ہنرمندی کے زیور سے آراستہ کرنا بھی از حد ضروری ہے۔ قرآن وحدیث میں علم وہنر کی بڑی اَہمیت بیان کی گئی ہے، انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے بھی، مُعاشرے کی فلاح وبہبود کے لیے مختلف ہنر اور پیشے اختیار فرماکر انہیں تکریم بخشی، حضرت سیّدُنا داوٗد علیہ السلام کے ہنر کا ذکر کرتے ہوئے اللہ رب العالمین نے قرآنِ پاک میں فرمایا:

﴿وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ﴾(۱)

"ہم نے اسے (حضرت داوٗد علیہ السلام کو) تمہارا ایک پہناوا (زِرہ = جنگی لباس) بنانا سکھایا؛ تاکہ تمہیں زخمی ہونے سے بچائے، تو کیا تم شکر کروگے!"۔

حدیثِ پاک میں بھی ہنرمند شخص کی تحسین فرمائی گئی ہے، ایک روایت میں ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَاماً قَطُّ، خَيْراً مِنْ أَنْ

---

(۱) پ۱۷، الأنبياء: ۸۰.

يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ، وَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ»[1] "آدمی جو کچھ کھاتا ہے، اس میں سب سے بہتر اس کے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے، اور یقیناً اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے!"۔

اسی طرح ایک اَور مقام پر حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیبّہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، سرکارِ دو عالَم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ»[2] "سب سے پاکیزہ کمائی وہ ہے، جو آدمی اپنی محنت سے کما کر کھائے"۔

میرے عزیز دوستو! فنّی تعلیم یا ہنر مندی ایک ایسا جوہر ہے، جو مشکل سے مشکل وقت اور حالات میں بھی، ہمیں دوسروں کی محتاجی سے بچا کر، ہماری خودداری کو برقرار رکھتا ہے، نیز ہمیں کسی کے احسان کے بوجھ تلے دبنے سے بچاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت سیّدنا عبد الرحمن بن عَوف رضی اللہ تعالی عنہ جب مدینہ منوّرہ پہنچے، تو حضورِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے آپ کو حضرت سیّدُنا سعد انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کا بھائی بنا دیا، حضرت سیّدُنا سعد بن ربیع رضی اللہ تعالی عنہ نے آپ رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے اپنا آدھا مال پیش کر دیا، لیکن حضرت سیّدُنا عبد الرحمن رضی اللہ تعالی عنہ نے لینے سے انکار کیا، اور انہیں برکت کی دعا دیتے

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب البيوع، باب كسب الرجل وعمله بيده، ر: ٢٠٧٢، صـ٣٣٣.

(٢) "سنن النَّسائي" كتاب البيوع، ر: ٤٤٥٦، الجزء ٧، صـ٢٥٥.

ہوئے فرمایا: «دُلَّنِيْ عَلَى السُّوْقِ»[1] "مجھے بازار کا راستہ دکھاؤ!"؛ تاکہ میں وہاں جا کر تجارت کروں، اور خود اپنی کمائی سے گزر اَوقات کر سکوں۔ حضرت سیّدنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بازار کا راستہ بتادیا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بازار جاتے، اور تجارت کے ہنر میں مہارت کے سبب رزقِ حلال کماتے۔ لہٰذا ہمیں بھی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے، دوسروں پر بوجھ بننے کے بجائے، کسی ہنر میں مہارت حاصل کرکے خود کفیل بننے کی کوشش کرنی چاہیے!۔

میرے محترم بھائیو! ہنر مند شخص کبھی کسی کا محتاج نہیں ہوتا، حدیث شریف میں بھی کسی کے سامنے محتاج بن کر، مانگنے کے بجائے چھوٹے سے چھوٹا پیشہ اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «لَأَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَداً فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ»[2] "تم میں سے کوئی شخص اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر لائے (یعنی محنت مزدوری کرے)، یہ اُس سے بہتر ہے کہ کسی سے مانگے، کوئی اُسے دے گا اور کوئی منع کردے گا"۔ اور ذلّت الگ اٹھانی پڑے گی!۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتابُ البيوع، ر: ٢٠٣٩، صـ٣٢٩.

(٢) "صحيح البخاري" باب بيع الحطب والكلأ، ر: ٢٣٧٤، صـ٣٨١، ٣٨٢.

کسی کو ہنر سکھانے کی فضیلت

میرے بھائیو! ہر گز کبھی کسی ہنر کو حقیر اور ذلیل سمجھ کر، اس کا مذاق مت اڑائیے، جہاں تک ممکن ہو، کوئی نہ کوئی ہنر ضرور سیکھیں، اور اپنے بچوں کو بھی مُعاشرے کا ایک کار آمد، اور مفید فرد بنانے کے لیے، انہیں فنّی تعلیم (Technical Education) ضرور دلائیں؛ کہ یہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بہت ہی پیارا انداز، اور ہمارے زمانے کی بڑھتی ہوئی بے روزگاری سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

حضراتِ گرامی قدر! کسی بے ہنر محتاج کو کوئی اچھا سا ہنر سکھا دینا بھی بہت بڑی نیکی اور بہترین صدقۂ جاریہ ہے؛ تاکہ ہنر سیکھ کر وہ کام کاج کر سکے، اور دوسروں کی محتاجی سے بچے، نیز اپنی اور اپنے اہل وعیال کی حاجت روائی کر کے، اس عظیم ذمہ داری سے سُبکدوش ہوسکے۔ حضرت سیّدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، کہ میں نے نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی، کہ کونسا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: «إِيمَانٌ بِاللهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ» "اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، اور اس کی راہ میں جہاد کرنا"۔ میں عرض گزار ہوا کہ کونسے غلام کا آزاد کرنا افضل ہے؟ فرمایا: «أَعْلاَهَا ثَمَناً، وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا» "جو قیمت میں زیادہ اور مالکوں کا پسندیدہ ہو"۔ پھر میں نے عرض کی، کہ اگر میں ایسا نہ کر سکوں؟ تو

نبیٔ رحمت ﷺ نے فرمایا: «تُعِينُ ضَائِعاً، أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ»[1] "کسی کاریگر کی مدد کرو، یا کسی بے ہنر کا کام سنوار دو!"۔

بے فائدہ علم سے پناہ کی دعا

میرے عزیز دوستو بھائیو اور بزرگو! اسلامی مُعاشرے میں علم وہنر سیکھنے کا مقصد لوگوں کو فائدہ پہنچانا ہے، اسی لیے سرکارِ ابد قرار ﷺ نے ایسے علم سے اللہ تعالی کی پناہ مانگی، جو فائدہ سے خالی ہو، حدیثِ پاک میں ہے، نبیٔ کریم ﷺ نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کرتے ہوئے عرض کی: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ»[2] "اے اللہ! میں بے فائدہ علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں!"، لہذا ہم سب کو اور خصوصًا ہمارے نوجوانوں کو، صرف ایسا علم وہنر سیکھنا چاہیے، جس سے ہم اپنی ذات کے علاوہ دوسروں کو بھی فائدہ پہنچا سکیں، اور اپنے ملک وقوم کو بھی فائدہ پہنچا سکیں۔

ٹیکنیکل ایجوکیشن اور حکمرانوں کی ناعاقبت اندیشی

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! "فنّی تعلیم (یا ہنرمندی) کسی بھی مُعاشرے کے تعلیمی، اور نتیجۃً مُعاشی استحکام کی ضامن ہوتی ہے، لیکن پاکستان میں فنّی تعلیم (Technical Education) پر توجّہ عمومی تعلیم سے کہیں کم ہے، جس کا اندازہ

---

(۱) "صحيح البخاري" باب أيّ الرقاب أفضل؟ ر: ۲۵۱۸، صـ۴۰۷.

(۲) "صحيح مسلم" كتاب الذكر والدعاء ...إلخ، ر: ٦٩٠٦، صـ۱۱۸۱.

اس بات سے لگایا جاسکتا ہے، کہ پاکستان میں فنّی تعلیم کی شرح صرف چار ۴ سے چھ ۶ فیصد، جبکہ ترقی یافتہ ممالک میں یہ شرح چھیاسٹھ ٦٦ فیصد تک پہنچتی ہے۔ بلا شبہ جن ممالک نے فنّی تعلیم کو اپنی عمومی تعلیم کا حصّہ بنا کر اس پر توجّہ دی، وہاں مُعاشی ترقی کی رفتار زیادہ ہے۔ ہمارے ہاں بھی اَربابِ اقتدار واختیار اس اَمر کا اعتراف تو کرتے ہیں کہ "پاکستان کا مستقبل فنّی تعلیم سے جڑا ہے، اور نوجوان نسل کو فنّی علوم سے آراستہ کر کے، نہ صرف بے روز گاری کے مسئلے پر قابو پایا جاسکتا ہے، بلکہ ملک کو ترقی وخوشحالی کی راہ پر بھی گامزن کیا جاسکتا ہے"، لیکن اس کے فروغ کے لیے قابلِ ذکر پیش رَفت نہیں کرتے۔ پنجاب گیارہ ١١ کروڑ آبادی کا صوبہ ہے، اس میں گیارہ ١١ تعلیمی بورڈ ہیں، جن میں فنّی تعلیمی بورڈ صرف ایک ہے"[۱]۔

اسی طرح صوبہ سندھ، بلوچستان، خیبر پختونخواہ اور آزاد جموں کشمیر میں بھی، ٹیکنیکل ایجوکیشن (Technical Education) سے متعلق صورتحال کچھ خاص قابل ذکر نہیں۔ پنجاب کی طرح سندھ اور خیبر پختونخواہ میں بھی، فنّی تعلیم کے لیے صرف ایک ایک ٹیکنیکل ایجوکیشن بورڈ (Technical Education Board) ہے، جبکہ صوبہ بلوچستان اور آزاد جموں کشمیر میں، فنّی تعلیم کے لیے سرے سے اب تک کوئی بورڈ موجود ہی نہیں ہے[۲]۔ بائیس ۲۲ کروڑ آبادی والے ملک پاکستان میں،

---

(۱) "فنّی تعلیم کی قدر و منزلت اور اَہمیت" روزنامہ پاکستان، ۱۰ جون ۲۰۱۶ء، بتصرّف۔

(۲) "پاکستان میں تعلیمی بورڈز کی فہرست" آزاد دائرۃ المعارف، وکی پیڈیا۔

بہتّر ۷۲ سال گزر جانے کے باوجود، فنّی تعلیم کے لیے صرف تین بورڈز (Boards) کا وجود، ہمارے حکمرانوں کو جھنجھوڑنے کے لیے کافی ہے !!۔

لہذا وقت وحالات کا شدید تقاضا ہے، کہ ٹیکنیکل ایجوکیشن (Technical Education) کو عام کرنے کے لیے، اسے عمومی نصابِ تعلیم کا حصّہ بنایا جائے، نوجوانوں کو ہنر مند بنانے کے لیے، زیادہ سے زیادہ ٹیکنیکل کالجز (Technical Colleges) بنائے جائیں، اور ان میں شارٹ ٹرم کورسسز (Short Term Courses) کا اِجراء کیا جائے، ہنر مند افراد کی قومی وصنعتی سطح پر، ہر ممکن حوصلہ افزائی کی جائے؛ تاکہ نوجوانوں میں فنّی تعلیم وتربیت کے حصول کا شَوق پروان چڑھ سکے۔

دعا

اے اللہ ! ہمیں نبیٔ کریم ﷺ کے فرامین کے مطابق علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرما، ہمارے علم میں اضافہ فرما، ہمیں علمِ نافع کے ساتھ ساتھ دَولتِ ہنر سے بھی بہرہ مند فرما، ہمارے طلباء کو حصولِ علم کے لیے کوشش کرتے رہنے کی توفیق عطا فرما، اور ہمارے اساتذہ اور والدین کو، ہماری صحیح تعلیم وتربیت پر جزائے خیر عطا فرما۔

اے اللہ ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا۔ ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بےکس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّی اللہ تعالی علی خیر خلقِه ونورِ عرشِه، سیِّدنا ونبیّنا وحبیبنا وقرّة أعیُننا محمّدٍ، وعلی آله وصحبه أجمعین وبارَك وسلَّم، والحمد للہ ربّ العالمین!.